آف پالیسی اسٹڈیز، اسلام آباد۔ (۳- گلی ۵۶ - شالیمار ۲/۶) کاغذ طباعت سرورق اعلیٰ۔ صفحات ۳۹۲۔
قیمت قسم عام (سرورق آرٹ کارڈ) ۸۰ روپے۔ مجلد ۱۰۰ روپے۔

اس کتاب کے آنے سے جو مسرت ہوئی وہ ایسی تھی جیسے "ماہ سوئے آسمان آید ہمے" والی غزل میں رگ رگ نے سمو دی تھی۔ دائرۂ تحقیق میں ہم اپنے جماعتی پھیلاؤ اور دوسری رنگارنگ دلچسپیوں کے مقابلے میں اتنے پیچھے رہ گئے ہیں کہ جب اچانک اپنے حلقوں سے کوئی ٹھوس تحقیقی کتاب سامنے آتی ہے تو دل اچھل پڑتا ہے۔

میں آباد شاہ پوری صاحب کی کتاب پر تبصرہ تو کیا کروں گا میں تو پڑھتے ہوئے ان کی تحقیقاتی کاوشوں اور حسنِ بیان کے ریلے میں بہہ گیا اور ہوش تب آئی جب دوسرے فرائض نے مجھے زبردستی کھینچ کر ساحل پر ڈال دیا۔

روس کے متعلق اس وقت سے پہلے جو کام ہو جانے چاہئیں تھے۔ افسوس کہ ہم کچھ زیادہ نہ کر سکے۔ لے دے کے ایک چراغ راہ کا سوشلزم نمبر اور کچھ کچا پکا کام دارالفکر کا تھا۔ اور بس! محض سفرناموں اور جزوقتی سرسری بحثوں یا اخباری نوٹوں سے تو کام نہیں چلتا۔ کم سے کم (WEBBS) کی پیش کردہ کتاب کی طرح کی کوئی کتاب ہونی چاہیئے مگر یہاں تو کوئی سفرنامہ بھی (INSIDE RUSSIA) کی سطح تک نہ پہنچ سکا۔ ہم نے ایمان کا ایک گھر تو بنایا مگر تحقیق اس گھر میں کبھی قدم نہ رکھ سکی۔ اب جب کہ روس اور روس کے مسلمانوں سے بالمشافہ بھی رابطے بڑھے ہیں اور تحریری ریکارڈ بھی آسانی سے دستیاب ہونے لگا ہے۔ اب ہماری ذمہ داری اس موضوع کے متعلق دوسری طرح کی ہے۔ خصوصاً روس جیسی سُپر طاقت کا اپنے انقلابی فلسفوں اور اقتصادی نظریوں اور تازہ تر تصورات کے ساتھ افغانستان میں ایک تمدن ناآشنا چھوٹی سی قوم سے زخم پہ زخم کھا کر پہاڑوں سے سر ٹکراتا اور پھر دُم دبا کر بھاگتا ایک ایسا واقعہ ہے کہ تاریخی جدلیت اور طبقاتی تصادم اور مادی ارتقا کے سارے کافرانہ ایمانیات آبگینوں کی طرح چٹانوں پر گر کر کرچی کرچی ہو گئے اور دوبارہ کبھی جڑ نہ سکیں گے۔ دنیا میں اشتراکی نظریہ و نظام کی اس پسپائی سے مکمل شکست کا آغاز ہو گیا۔

ادھر روس کے کچلے پسے مسلمانوں میں نئی امنگیں جاگ اٹھی ہیں اور مختلف علاقائی اور نسلی آبادیاں بھی خوفناک قسم کے مظاہرات کرتی دکھائی دے رہی ہیں۔